بسم اللہ الرحمن الرحیم - الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ

ماہوار رسالہ

مرقع قادیانی

جلد ۳ نمبر ۵

امرتسر - بابت اگست ۱۹۳۱ء

قادیانی نکاح آسمانی کی یادگار

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا کی تمام قومیں اپنی اپنی مختصہ مذہبی اور قومی روایات کو برقرار رکھنے کیلئے ہر ممکن کوشش کرتی رہتی ہیں اور ان کی یادگار ہر سال منائی جاتی ہے۔ کہیں جنگ عظیم کی یاد کو "دو منٹ کی خاموشی" میں تازہ کیا جاتا ہے۔ کسی جگہ شہدائے کربلا کو تعزیہ ساز حضرات گلی کوچوں میں پھراتے ہیں۔ اور کسی جگہ "کرسمس ڈے" کو نصاریٰ بڑی دھوم سے مناتے ہیں۔ بعض حلقوں میں عرس کی صورت اختیار کی جاتی ہے۔ اور کہیں سالانہ جلسوں اور اخبارات کے خاص نمبروں سے روایات کی تشہیر کی جاتی ہے۔ ان باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا خیال ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے "آسمانی نکاح" کی یاد کو دل سے بھلا دینا بہت بڑی غفلت ہوگی۔

گو مرزا صاحب اس نکاح کی انتظار میں برسوں رہے مگر چونکہ موصوف کی پیشگوئی کے مطابق نکاح مذکور کے اصلی مانع یعنی مرزا سلطان محمد کی موت اگست ۱۸۹۴ء میں ضروری بلکہ اَنْ ٹَلْ تھی جس کے بعد یہ نکاح واقع ہو سکتا تھا۔

اسلئے ہمارا حق ہے کہ مرزا صاحب کے اس نکاح کی ۳۷ ویں سالگرہ اگست ہی میں منائیں اور اسی ارادے سے ہم آج قادیانی امت کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ مرزا صاحب کے دل میں کسی مہ جبین کے گیسوئے پیچدار کب سے پیچ ڈالے ہوئے تھے۔ اور کس وقت سے اس بیقراری کی آگ کو آنجناب دل میں رکھے ہوئے تھے۔ مگر عشق ایسی بلا ہے کہ اس کے راز خود بخود ظاہر ہو جاتے ہیں۔ آخر مرزا صاحب سے رہا نہ گیا اور اس کا اظہار یوں ہوا۔

وھی حدیثۃ السن و انا متجاوز علی الخمسین

"یعنی وہ لڑکی ابھی چھوکری ہے اور میں پچاس سال سے زیادہ ہوں"

(آئینۂ کمالات صفحہ ۵۷۴)

اس کے بعد جوں جوں دن گذرتے گئے عشق کی آگ تیز تر ہوتی گئی۔ حتیٰ کہ اس کا مفصل اظہار ایک اشتہار کی صورت میں نمودار ہوا۔ جس کی تاریخ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء ہے۔ اس اشتہار کا خلاصہ ہم بھی درج کرتے ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

"اس خدائے قادر مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص (مرزا احمد بیگ) کی دختر کلاں (مسماۃ محمدی بیگم) کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہدے کہ یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا۔ لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی

کا انجام نہایت ہی بُرا ہوگا۔ اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائیگی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائیگا۔ اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی۔ اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہیت اور غم کے امر پیش آئینگے۔ پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کیلئے بار بار توجہ کی گئی ہے تو معلوم ہوا کہ خدائے تعالیٰ نے جو مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی' ہر ایک مانع دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لادیگا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔"

(خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور۔ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء)

یہ اشتہار نہایت واضح الفاظ میں بتارہا ہے کہ کس استقلال اور بلند حوصلگی سے مرزا صاحب اس نکاح کے منتظر ہیں۔ اور کسقدر راسخ عقیدہ اس نکاح کے ہو جانے پر ہے۔ تاہم اس کی مزید تشریح اپنی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۹۶ پر یوں فرماتے ہیں:۔

"خدائے تعالیٰ نے پیشگوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیارپوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آویگی۔ اور وہ لوگ بہت عداوت کرینگے اور بہت مانع آئینگے۔ اور کوشش کرینگے کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن آخرکار ایسا ہی ہوگا۔ اور فرمایا کہ خدائے تعالیٰ ہر طرح اس کو تمہاری طرف لائیگا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے۔ اور ہر ایک روک کو درمیان سے اُٹھا دیگا اور اس کام کو ضرور پورا کریگا۔ کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

اس بات کا اظہار قادیانی امت کے لئے غالباً دل شکن نہ ہوگا
کہ مرزا جی صرف الہامی دھمکیوں پر قانع نہ رہے بلکہ ہر ممکن دنیاوی کوشش
بھی کی۔ مسماۃ موصوفہ کے والد اور اس کے رشتہ داروں اور قرابتداروں
کو خطوط لکھے۔ زرِ نقد والا لالچ پیش کیا۔ جائداد دینے کے وعدے کئے۔
تمام رشتے ناطے توڑنے کی دھمکی دی۔ غرض وہ کچھ کیا جو ایسی مصیبت
میں مبتلا انسان کیا کرتا ہے۔ ذیل میں ہم مرزا جی کے ایک خط کا خلاصہ
درج کرتے ہیں جو کہ آپ نے "آسمانی خسر" کے نام لکھا۔

"مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ صاحب سلمہ تعالےٰ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ...... آپ کے دل میں گو اس عاجز
کی نسبت کچھ غبار ہو لیکن خداوند علیم جانتا ہے آپ کے لئے دعائے
خیر برکت چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں
میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور ہمدردی جو آپ کی نسبت
مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جاوے۔ مسلمانوں کے ہر ایک نزاع کا
آخری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے۔ جب ایک مسلمان خدائے تعالےٰ کی
قسم کھاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف
کر لیتا ہے۔ سو ہمیں خدائے تعالےٰ قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس
بات میں بالکل سچا ہوں کہ خدائے تعالےٰ کی طرف سے الہام ہوا
تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اس عاجز سے ہوگا۔ اگر دوسری
جگہ ہوگا تو خدا تعالےٰ کی تنبیہیں وارد ہونگی اور آخر اسی جگہ ہوگا۔
کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اس لئے میں نے عین خیر خواہی
سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔
میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا۔ اور میں اب بھی عاجزی
اور ادب سے آپ کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اس رشتہ سے آپ

انحراف نہ فرمائیں کہ یہ آپ کی لڑکی کیلئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا۔ اور خدا تعالے ان برکتوں کا دروازہ کھولدیگا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی۔ جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جس کے ہاتھ میں زمین و آسمان کی کنجی ہے۔ تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی۔ اور آپ کو شاید معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیشگوئی اس عاجز کی ہزارہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے۔ اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتا ہے۔ اور ایک جہان کی اس طرف نظر لگی ہوئی ہے۔ اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیشگوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو۔ لیکن یقیناً خدا تعالے ان کو رسوا کریگا۔ اور اپنے دین کی مدد کریگا۔ میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیشگوئی کے ظہور کیلئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔ سو یہ ان کی ہمدردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے۔ اور یہ عاجز جیسے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لایا ہے ویسے ہی خدا تعالے کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہے۔ اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیشگوئی کے پورا ہونے کیلئے معاون بنیں تاکہ خدا تعالے کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ خدائے تعالے سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا اور جو امر آسمان پر ٹھیر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا۔ خدائے تعالے آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے۔ اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے۔ آپ کے سب غم دور ہوں۔ اور دین و دنیا دونوں آپ کو

خدا تعالےٰ عطا فرماوے۔ اگر میرے اس خط میں کوئی نا ملائم لفظ ہو تو معاف فرماویں۔ والسلام۔"

(خاکسار احقر العباد اللہ غلام احمد عفی عنہ۔ ۱۷ جولائی ۱۸۹۲ء بروز جمعہ)

مندرجہ بالا خط مرزا جی کا تصدیق شدہ ہے۔ اولاً تو انہوں نے عدالت میں حلفیہ بیان دیا کہ یہ خط میرا ہے اور ثانیاً آنجناب کی کتاب حقیقۃ الوحی ص ۱۹۱ شاہد ہے کہ مرزا جی نے ان کوششوں سے بھی کام لیا۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

"یہ کہنا کہ پیشگوئی کے بعد احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کے لئے کوشش کی گئی اور طمع دی گئی اور خط لکھے گئے۔ یہ عجیب اعتراض ہے۔ سچ ہے انسان شدت تعصب کی وجہ سے اندھا ہو جاتا ہے۔ کوئی مولوی اس بات سے بے خبر نہ ہوگا کہ اگر وحی الٰہی کوئی بات بطور پیشگوئی ظاہر فرمائے اور ممکن ہو کہ انسان بغیر کسی فتنہ اور ناجائز طریق سے اس کو پورا کر سکے تو اپنے ہاتھ سے اس پیشگوئی کو پورا کرنا نہ صرف جائز بلکہ مسنون ہے۔"

؎ طبیب کہتے ہیں کچھ دوا کر حبیب کہتے ہیں بس دعا کر
رقیب کہتے ہیں التجا کر غضب میں آیا ہوں دل لگا کر

اس سے بھی یہی ثابت ہوا کہ قادیانی مسیح نے سر توڑ کوشش کی۔ اعتراضات کی بابت تو ہمیں بھی افسوس ہے کہ لوگوں نے ناحق اعتراض کئے۔ آخر مرتا کیا نہ کرتا۔

مرزا جی اس معاملہ میں قابل رحم تھے نہ قابل باز پرس ؎
کیا کوچۂ دلدار میں جا یا نہیں کرتے

ایک جگہ بالتصریح فرمایا۔

"نفس پیشگوئی اس عورت (یعنی محمدی بیگم) کا اس عاجز (مراد مرزا صاحب) کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ کیونکہ اس کے لئے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے لا تبدیل لکلمات اللہ یعنی اللہ کی یہ بات نہیں ٹلیگی۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالےٰ کا کلام باطل

ہوتا ہے۔" (تبلیغ رسالت جلد ۳ ص ۱۱۵)

چونکہ مرزا صاحب نے سلطان محمد کے مرنے اور محمدی بیگم کے نکاح میں آنے کا کوئی شبہ باقی نہیں چھوڑا۔ اس لئے اب اس امر پر بھی غور کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگر مرزا سلطان محمد مقررہ میعاد کے بعد بھی زندہ رہے اور مسماۃ مذکور مرزاجی کے نکاح میں نہ آوے تو آنجناب کے حق میں کیا فیصلہ ہونا چاہیئے۔ ہم مشکور ہیں کہ مرزا صاحب نے سلطان محمد کی موت کی پیشگوئی کو دوسری جزو قرار دیتے ہوئے ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴ پر یوں لکھا۔

"یاد رکھو کہ اس پیشگوئی کی دوسری جزو پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھیرونگا۔" (بہت خوب)

اب سوال یہ ہے کہ ان لمبے چوڑے الہامی دعووں کے ماتحت کیا سلطان محمد روز نکاح سے اڑھائی سال کے اندر فوت ہوگیا؟ اور کیا محمدی بیگم کے ساتھ مرزاجی نے نکاح کیا؟ ؎

خدا کا ملنا بہت ہے آساں بتوں کا ملنا ہی سخت مشکل
یقیں نہیں گر کسی کو ہمدم تو کوئی لائے اُسے منا کر

آہ! اس کا جواب بہت دلفگار ہے جس کے خیال سے ہی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا جاتا ہے۔ طبیعت افسردہ ہوتی ہے۔ مگر بادل ناخواستہ دبی زبان سے کہنا ہی پڑتا ہے کہ مرزا سلطان محمد جو "بقلم خود" مسیح موعود کی غضب آمیز نگاہ کا شکار ہوا اور یہ اس کی قسمت تھی کہ بچکر نکل گیا' آج جولائی ۱۹۳۱ء میں بھی مرزا صاحب اور مرزائی امت کی چھاتی پر مونگ دلتا ہوا پٹی ضلع لاہور میں بفضل خدا زندہ و صحیح سلامت ہے۔ مرزائی دوستو! اپنی مزید تسلی کے لئے وہاں جاؤ اور سلطان محمد کو ملکر مرزاجی کا یہ پیغام سناؤ ؎

میرے مجنوں! ترا کیا حال ہوا میرے بعد

"اور آسمانی منکوحہ کا تو ذکر ہی کیا جبکہ اصلی مانع نکاح (یعنی سلطان محمد) ہی مرزا

Abdul Rauf Janbaz 5/11/86

صاحب کی دعا و برکت سے دور نہ ہو سکے تو نکاح کیسے ہوتا۔ یہانتک کہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بیچارے مسیح موعود اس نکاح کا ارمان دل ہی دل میں لئے ناشاد نامراد دنیا سے اُٹھ گئے۔ یہ ناکامی اور یہ حسرت مرزاجی کو قبر میں بھی چین نہ لینے دیتی ہوگی ؎

جو آرزو ہے اُس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

(سید محمد حسن شاہ)

مرقع قابل نامہ نگار نے مرزائیوں کا آخری عذر بیان نہیں کیا جو پچھلے سب عذرات سے لطیف تر ہے۔ پہلے ہم اُس کی مثال میں ایک شعر سناتے ہیں۔ ایک عاشق اپنے معشوق کی بے وفائی کا خود ہی عذر کرتا ہے اور کس لطیف پیرائے میں کرتا ہے۔ احباب مجلس نے طعنہ دیا کہ تو ایسے شخص کو محبوب بناتا ہے جو کبھی وعدہ وفا نہیں کرتا۔ تو شاعر اپنے محبوب کی طرف سے عذر کرتا ہے ؎

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہی خورشید درخشاں دیکھا

مرزا صاحب کے مرید جب چاروں طرف سے گھر گئے تو انہوں نے بھی ایک ایسا عذر کیا جو شاعر مذکور نے کیا ہے۔

"نکاح کا ہونا مرزا سلطان محمد کی موت پر موقوف تھا۔ جب وہ مرا نہیں تو نکاح کیسے ہوتا۔" (جل جلالہ) (الفضل ۱۰ جنوری ۳۵ء ص کالم ۲)

لو کیا اچھا عذر ہے۔ یعنی اگرچہ خدا نے کہا تھا کہ سلطان محمد اگست ۱۸۹۴ء تک مریگا مگر وہ سڑی (سلطان محمد) اپنی جگہ سے نہ سرکے تو مرزا کا یا خدا کا اس میں کیا قصور۔ کیا خوب۔ ایسی معنے میں کسی دل جلے شاعر نے کہا ہے ؎

خدا شاہد۔ خدا شاہد۔ کہا کرتے ہو وعدہ پر خدا کو کیا غرض میرے تمہارے درمیاں کیوں ہو